فون نمبر ۹۵
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ
ربوہ
یوم یکشنبہ
ایڈیٹر
روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۱۷ تبوک ۱۳۴۶ ہش ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ ۱۷ ستمبر ۶۷ء | نمبر ۲۰۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہ کے دُور ہونے کے دو ذریعے ہیں۔

اول استیلاءِ خوفِ الٰہی دوسرے اللہ تعالیٰ کی محبتِ ذاتی۔

"ایک گناہ کبیرہ کہلاتے ہیں۔ جیسے چوری کرنا، زنا، ڈاکہ وغیرہ موٹے موٹے گناہ ہیں۔ دوسرے صغیرہ جو بلحاظ بشریت کے انسان سے سرزد ہوتے ہیں۔ باوجودیکہ انسان اپنے آپ میں بڑا ہی بچتا اور محتاط رہتا ہے مگر بشریت کے تقاضے سے بعض ناسزا امور اس سے سرزد ہوجاتے ہیں جو دوسری قسم کے گناہ ہیں۔ اسی طرح پر گناہ کے دُور ہونے کے بھی دو ذریعے ہیں۔ اول وہ ذریعہ ہے کہ بہت سے گناہ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے غلبۂ خوف کے سبب سے دُور ہوجاتے ہیں۔ یعنی استیلاءِ خوفِ الٰہی بھی ایک ایسی شے ہے جو گناہوں کو دور کرتی ہے اور ان سے بچاتی ہے۔ یہ ذریعہ ایسا ہے جیسے پولیس کے خوف سے انسان قانون کی خلاف ورزی سے بچتا ہے۔ پھر دوسرا ذریعہ گناہوں سے بچنے کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر اطلاع پانے کے بعد اس کی محبت بڑھتی ہے اور پھر اس محبت سے گناہ دور ہوتے ہیں۔ ان دونوں ذریعوں سے گناہ دُور ہوتے ہیں۔

ایک اور قسم کے لوگ ہیں جو چاہتے ہیں کہ گناہ ان سے سرزد نہ ہو مگر وہ کچھ ایسے غفلت میں پڑجاتے ہیں اور بھول جاتے ہیں کہ گناہ ہو ہی جاتے ہیں۔ لیکن یہ امر انسان کی فطرت اور رگ و ریشہ میں رچا ہوا ہے کہ وہ شدتِ خوف سے بچتا ہے۔ جیسے میں نے کہا کہ شیر کے سامنے اگر بکری کو باندھ دیویں تو وہ گھاس نہیں کھا سکتی یا حاکم کے سامنے کوئی انسان اکڑ کر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ اس کے سامنے نہایت عاجزی اور احتیاط سے خاموش کھڑا ہوگا۔ یہ احتیاط اور عجز اور خوف حاکم کے رعب اور حکومت کا نتیجہ ہے۔ لیکن یہی نتیجہ محبت سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ جب ایک شخص اپنے محسن کے سامنے جاتا ہے تو وہ اس کے احسان کو یاد کرکے خود بخود نرم اور محتاط ہوجاتا ہے اور ایک حیا اس کی آنکھوں میں پیدا ہوتا ہے۔ محسن کے ساتھ محبت بڑھتی ہے۔ جیسے کوئی شخص کسی کا قرضہ ادا کردے تو وہ اس سے کس قدر محبت کرتا ہے۔ پھر اس محبت کے تقاضے سے وہ اس کی خلاف ورزی اور خلافِ مرضی کرنا نہیں چاہتا۔ یہ فرمانبرداری اور اطاعت محبتِ ذاتی سے پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح پر انسان کو اگر خدا تعالیٰ کے احسانات کا علم ہو جو اس پر اس نے کئے ہیں تو وہ اس کی محبتِ ذاتی کی وجہ سے گناہوں سے بچے گا۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۱۰-۳۱۱)

راولپنڈی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی مصروفیات

اسلام آباد میں حضور نے صدر انجمن احمدیہ کی کوٹھی کا سنگِ بنیاد رکھا

راولپنڈی ۱۲ ستمبر (بذریعہ فون) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ اور حضور بخیریت ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۱ ستمبر کی شام کو ربوہ سے بذریعہ موٹر کار راولپنڈی تشریف لائے تھے۔ حضور کے وہاں تشریف لانے پر راولپنڈی شہر اور ضلع کی جماعتوں کے احباب نے حضور کا والہانہ استقبال کیا۔

۱۲ ستمبر کو حضور نے احبابِ جماعت کو شرفِ ملاقات بخشا۔ نیز باجماعت نمازیں پڑھانے کے علاوہ نمازوں کے بعد تشریف فرما رہ کر احباب کو پُرمعارف ارشادات سے نوازا۔ ۱۳ ستمبر کو شہر کے متعدد وکلاء، معززین اور اہم شخصیتوں نے حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

۱۴ ستمبر کو صبح ۹ بجے "مسجد نور" میں لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں احمدی مستورات نے بہت کثیر تعداد میں شرکت کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چند منٹ کے لئے مسجد نور میں تشریف لے جاکر اجلاس سے خطاب فرمایا۔ حضور نے مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن کے افتتاح پر احمدی مستورات کو مبارکباد دی۔ اور انہیں دین کی سربلندی کے لئے مزید قربانیاں کرنے کی تحریک فرمائی۔ اجلاس سے خطاب فرمانے کے بعد حضور ایمری ایجرٹن دیکھنے تشریف لے گئے۔ دریں اثناء لجنہ اماء اللہ کا اجلاس بارہ بجے دوپہر تک جاری رہا۔ اجلاس سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی حرم محترم حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ نے بھی خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنی تقریر میں یورپ کے نومسلم احمدیوں کے اخلاص اور ان کے جذبۂ قربانی کا ذکر فرما کر احمدی مستورات کو ہمیشہ ہی قربانیوں میں پیش پیش رہنے کی تلقین فرمائی۔ آخر میں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے دعا کرائی۔ اور جلسہ بہت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ حضور ایدہ اللہ نے ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھائیں اور نماز عصر کے بعد ۵½ بجے سہ پہر اسلام آباد تشریف لے گئے۔ جہاں حضور نے صدر انجمن احمدیہ کی کوٹھی کا سنگِ بنیاد رکھا۔ حضور نے دعاؤں کے درمیان اپنے دستِ مبارک سے بنیاد میں اینٹ نصب فرمانے کے بعد باری باری تو احباب کو بنیاد میں اینٹیں رکھنے کا ارشاد فرمایا۔ اینٹیں نصب ہونے کے بعد

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۶۷ء

شرفِ انسانی کس طرح حاصل ہوتا ہے

[redacted]

اگر یہ یعنی ملحد اسلام کے کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر ہی غور کرتے تو ان کو معلوم ہو جاتا۔ کہ اسلام انسان کو ذلیل اور عاجز بناکر رکوع میں نہیں جھکاتا بلکہ اسلام انسان کو تمام قسم کی ایسی عبودیت سے نجات دلاتا ہے۔ جو اس کو دوسروں کے سامنے جھکاتی ہے۔ اسلام کے نزدیک کائنات کی ہر چیز مخلوق ہے۔ اس لئے اس کو کسی کے سامنے جھکنا نہیں چاہیئے۔ انسان ہر چیز کو مسخر کرسکتا ہے۔ اس کے سامنے کوئی چیز خواہ وہ مادی ہو یا غیر مادی قابلِ پرستش نہیں کائنات میں وہی سب سے اعلیٰ اور ارفع ہستی ہے۔ چنانچہ انسان کو اشرف المخلوقات اسی لئے کہا جاتا ہے۔ اسلام نے انسان کو اشرف المخلوقات کا شرف عطا کیا ہے۔

مضمون نگار کے سامنے جیسا کہ ہم نے کہا ہے مسخ شدہ ادیان ہیں جو انسان کو رسوم و رواج کے جال میں گرفتار کرتے ہیں۔ اسلام کسی ایسے بندھن کو نہیں مانتا وہ تو یہ اعلان کرتا ہے کہ تمام چیزیں انسان کی خدمت کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ ہوا۔ پانی۔ آگ۔ اور سبھی تمام عناصر انسان کے ماتحت ہیں۔ وہ اس کو صرف ایک ایسی ہستی کے سامنے اپنا عجز و نیاز پیش کرنے کے لئے کہتا ہے۔ جس کی کوئی مثال نہیں۔

لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ؁

ترجمہ۔ اللہ وہ (ذات) ہے جس کے سوا پرستش کا (اور) کوئی مستحق نہیں کامل حیات والا (اپنی ذات میں) قائم (اور سب کو قائم رکھنے والا) نہ اسے اونگھ آتی ہے۔ اور نہ نیند (کا وہ محتاج ہے) جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (سب) اسی کا ہے کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے حضور میں سفارش کرے۔ جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے۔ وہ (سب ہی کچھ) جانتا ہے۔ اور وہ اس کی مرضی کے سوا اس کے علم کے کسی حصہ کو (بھی) پا نہیں سکتے۔ اس کا علم آسمانوں پر (بھی) حاوی ہے۔ اور ان کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں اور وہ بلند شان (رکھنے) والا (اور) عظمت والا ہے۔

یہ ہستی ہے جس کے سامنے اسلام انسان کو جھکاتا ہے۔ غور کیجئے ایسی ہستی کے سامنے جھکنے سے ارتفاع ہوتا ہے یا تنزل ان حدود سے کیونکہ ہر چیز مخلوق کے شمار میں آتی ہے۔ اور انسان اس سے اپنی خدمت لے سکتا ہے۔ الحادی سوشلزم تو انسان کو ان حدود میں مقید کر دیتا ہے۔ جو انسانی حواس سے تعلق رکھتی ہیں۔ وہ انسان کو اناج کی پرستش کرنا سکھاتا ہے۔ کیونکہ اس کے نزدیک وہ اس کا پیٹ بھرتا ہے۔ وہ پانی کو دریاؤں اور بادلوں کی صورت میں اس لئے پوجتا ہے کہ اس کی مادی زندگی پانی کے بغیر نشوونما نہیں پا سکتی۔ وہ بجلی اور آگ کو اس لئے پوجتا ہے کہ وہ اس کو روشنی اور گرمی دیتی ہیں۔ جو اس کی مادی زندگی قائم رکھنے کے لئے ضروری ہیں۔

الرحمٰن اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کی پرستش سے انکار کرکے اس کو کائنات کے ذرے ذرے کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پڑتے ہیں۔ اس طرح انسان کا شرف کہاں رہتا ہے۔ وہ بھوک مٹانے کے لئے دوسروں کی غلامی کرتا ہے۔ کپڑے کے لئے دربدر جھکتا پھرتا ہے۔ ڈکٹیٹر اس کو حیوانوں کی طرح استعمال کرتا ہے۔ ڈکٹیٹر ایک قانون بناتا ہے۔ اور ہر انسان جو اس کی زد میں آتا ہے۔ اس پر اس قانون کی پابندی لازمی کرتا ہے۔ اگر وہ ذرا بھی چوں و چرا کرے تو اس کی گردن سر سے الگ کردی جاتی ہے۔ خواہ قانون اس کے حالات اور اس کی عقل کے کتنا ہی خلاف کیوں نہ ہو۔ اس کو سر جھکانا پڑتا ہے۔ مگر اسلام کہتا ہے کہ کسی کو قیامت میں بھی بغیر دلیل کے سزا نہیں دی جائے گی۔

الحادی سوشلزم کہتا ہے کہ فرد کوئی ہستی نہیں بلکہ وہ مدغم ہو جاتا ہے قوم میں اور قوم کیا ہے چند بلکہ ایک۔ اسی جیسے انسان کا جمگھٹ۔ اس طرح انسان انسان کا غلام ہو جاتا ہے۔ اس طرح انسان کوئی اختیار نہیں رکھتا۔ کہ وہ دوسرے انسان کی مرضی کو اپنے اوپر مسلط نہ ہونے دے۔ مگر اسلام کہتا ہے

لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی

یعنی کوئی انسان دوسرے کا بار نہیں اٹھاتا۔ ہر ایک اپنے عمل کے لئے جواب دہ ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اسلام اجتماعی قوت کا قائل نہیں اور انفرادی انتشار کا حامی ہے۔ نہیں ایسی کوئی چیز نہیں بلکہ وہ انسان کو جہاں اپنے انفرادی اعمال کا ذمہ دار ٹھہراتا ہے۔ وہاں اس کو قوم کے لئے قربانی کرنا بھی سکھاتا ہے۔ اور اس کے لئے وہ دلائل پیش کرتا ہے۔ اسلام صرف یہ نہیں کہتا کہ تم قادر مطلق ہستی کی عبادت کرو بلکہ وہ اس امر کو بھی قادر مطلق کی عبادت قرار دیتا ہے۔ کہ بنی نوع انسان کی خدمت کی جائے۔ لیکن وہ اس کی بنیاد انسانوں کی اپنی رضا پر رکھتا ہے جبر پر نہیں اسلام کہتا ہے کہ جو کچھ تم کماتے ہو۔ اس میں صرف اتنا اپنی ذات پر خرچ کرو۔ جتنی ضرورت ہے۔ باقی قوم کے خزانہ میں داخل کرو۔ تاکہ قومی کام اور ان لوگوں کی مدد کی جائے جن کی ذاتی کمائی ضروریاتِ زندگی مہیا کرنے کے لئے ناکافی ہیں

الحادی سوشلزم میں انسان کی انسانیت ختم ہو جاتی ہے۔ وہ حکومت کے جبر کی چکی میں پس جاتی ہے۔ انسان انسان نہیں رہتا بلکہ حیوان بھی نہیں رہتا۔ جامد پتھر بن جاتا ہے۔ جس کو اس کے الحادی آقا جب چاہیں ٹھوکر ماریں۔ اور جس طرح چاہیں اس کو لڑھکا دیں۔ لیکن مضمون بتائیں کہ الحادی سوشلزم میں انسانی شرف کہاں رہتا ہے۔ وہ تو اس خزاں دیدہ پتے سے بھی بدتر بن جاتا ہے۔ جس کو ہوا جس طرف چاہے اڑاتی پھرتی ہے۔ وہ جیتے جی ایک ایسا مردہ ذریعہ بن جاتا ہے۔ جو زمانے کی گردش کے ساتھ گردش کرتا رہتا ہے۔ (باقی)

قطعات

بہت سنگیں وفا کا مرحلہ ہے
مقامِ شوق مشکل ہو گیا ہے
زمین و آسماں سب بیگانہ تر ہیں
کہاں جائے تو جس کا آسرا ہے؟

ثباتِ عزم کا کہسار ہو جا
سراسر عظمتِ کردار ہو جا
چٹان آئے تو ٹھوکر سے اڑا دے
شگوفوں میں صبا رفتار ہو جا

سعید احمد اعجاز

سفرِ یورپ سے کامیاب مراجعت پر لجنہ اماء اللہ کی خصوصی تقریب میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا اہم خطاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ نے احمدی مستورات کی عدیم المثال قربانیوں کو ڈنمارک کی مسجد کی صورت میں قبول فرمایا ہے

اس مسجد کو غیر معمولی مقبولیت حاصل ہوئی اللہ تعالیٰ نے بارش کی طرح اپنے فضل ہم پر نازل فرمائے

ربوہ ۱۰ ستمبر آج پانچ بجے شام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ، لجنہ اماء اللہ ربوہ اور ناصرات الاحمدیہ کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کرنے کی خصوصی تقریب سعید لجنہ اماء اللہ ہال میں منعقد ہوئی۔ اس میں نہ صرف مقامی مستورات اور بچیاں بلکہ ملتان۔ سرگودہا۔ راولپنڈی۔ لائل پور سیالکوٹ۔ لاہور۔ کیمبل پور۔ گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ ساہیوال۔ چنیوٹ۔ جھنگ صدر اور گجرات کی لجنات کی نمائندگان بھی شمولیت کے لئے تشریف لائی تھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تشریف آوری پر تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جس کے بعد حضور کی بخیر و عافیت اور کامیاب مراجعت پر ایک نظم پڑھی گئی۔ سب سے پہلے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ نے لجنہ مرکزیہ اور بیرونی نمائندگان کی طرف سے حضور کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جس میں حضور کی کامیاب مراجعت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا گیا تھا۔ اسکے بعد صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ نے لجنہ ربوہ کی طرف سے سپاسنامہ پیش کیا۔ صاحبزادی امۃ الشکور نے ناصرات الاحمدیہ کی نمائندگی کرتے ہوئے حضور کو اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا۔

بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقریر فرمائی جس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے حضور نے سب سے پہلے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ، لجنہ اماء اللہ ربوہ اور ناصرات الاحمدیہ کے پیشکردہ سپاسناموں کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ میرا دل اللہ تعالیٰ کے حضور جذباتِ شکر سے لبریز ہے جس نے مجھے اس سفر کی اور مسجد نصرت جہاں کے افتتاح کی توفیق بخشی۔ یہ مسجد چند وجوہات کی بنا پر بہت اہمیت کی حامل ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ میں اس میں حضور کی دعائیں بھی شامل ہوئیں۔ جب اس کا سنگِ بنیاد رکھا گیا تو بیشمار دعائیں کی گئیں۔ پھر خلافتِ ثالثہ کی دعاؤں نے بھی اس میں وافر حصہ لیا جس رنگ میں اللہ تعالیٰ نے ان دعاؤں کو شرفِ قبولیت سے نوازا وہ بھی فقید المثال ہے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ خدائے تعالیٰ نے آسمان سے ہزاروں فرشتوں کو تائید و نصرت کا حکم دیکر نازل کر دیا ہے۔

مسجد نصرت جہاں کے افتتاح کا منظر ہزاروں افراد نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ زائرین کا سلسلہ ہفتوں جاری رہا۔ لاکھوں کی تعداد میں لوگوں نے خود آکر اس مسجد کی زیارت کی۔ ڈنمارک کے قریباً سبھی اخبارات میں اِس مسجد کا تذکرہ ہوا۔ بعض اخباروں میں مسجد کی تصویر نمایاں طور پر دی گئی۔ ریڈیو کے ذریعہ اس مسجد کے افتتاح کا تذکرہ لاکھوں لوگوں تک پہنچ گیا۔ ٹیلیویژن پر بھی لاکھوں افراد نے اس مسجد کی افتتاحی تقریب دیکھی۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں اِس مسجد کے لئے خاص محبت پیدا کی۔ مختصر یہ کہ اس مسجد کو غیر معمولی طور پر مقبولیت حاصل ہوئی۔ دیکھنے والوں نے اِس بات کا اعتراف کیا کہ ایسا عظیم الشان نظارہ پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ اِس مسجد کی بدولت لاتعداد لوگ خدائے واحد و یگانہ کا پیغام سُننے کے لئے آمادہ ہوگئے۔ ڈنمارک کے رہنے والے لاکھوں لوگوں کے دلوں میں اسلام سے واقفیت حاصل کرنے کی جستجو پیدا ہوئی۔ اب تک وہاں پانچ بیعتیں ہوچکی ہیں۔ مشرف باسلام ہونے والوں میں ایک نوجوان کیتھولک فرقے سے بھی تعلق رکھتا ہے۔

حضور نے فرمایا مسجد نصرت جہاں اسم بامسمّٰی ثابت ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ظاہر کر دیا یہ مسجد اہلِ یورپ کی مدد کیلئے قائم ہوئی ہے۔ اسی مسجد کے ذریعہ جو نور کی کرنیں پھیلیں گی وہ سب کے دلوں کو منور کرتی چلی جائیں گی۔ حتیٰ کہ لوگ خدائے واحد کو پہچان کر رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے سائے تلے آجائیں گے اور اس آتشیں تباہی سے محفوظ ہوجائیں گے جو آج دنیا کے سروں پر منڈلا رہی ہے۔

حضور نے فرمایا:۔

مَیں نے وہاں یہ نظارہ بھی دیکھا حضرت مصلح موعودؓ کے دستِ مبارک سے لگے ہوئے درخت اب پھل دے رہے ہیں۔ وہاں کی احمدی مستورات کا ایثار خلوص اور عقیدت دیکھ کر بھی اللہ تعالیٰ کی حمد بجالایا وہاں کی احمدی مستورات نے صبح آٹھ بجے سے لے کر رات گیارہ بجے تک روزانہ ہر کام بڑی خوشی سے کیا۔ ایک مشہور نواب کی بیٹی (جو احمدی ہوچکی ہے) کو مَیں نے کھانا پکاتے اور برتن دھوتے دیکھا۔ وہ بڑی باحیا اور مخلص خاتون تھی اس کو دیکھ کر یہ احساس ہوتا تھا کہ وہ ہر کام اور قربانی کے لئے تیار ہے۔ غرضیکہ وہاں کی احمدی مستورات میں قابلِ رشک روحانیت فدائیت اور اخلاص پیدا ہوگیا ہے۔

حضور نے فرمایا مَیں نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کو سفرِ یورپ کے دوران بارش کی طرح نازل ہوتے دیکھا۔ ہمارے دل اس کے بے پایاں انعامات کے باعث اس کے شکر سے اس قدر لبریز ہیں کہ ہماری زبان اُس کا اظہار کرنے سے قاصر ہے۔ افتتاح میں شمولیت کرنے والے ہزاروں لوگ خدائے ذوالجلال کے فضل و کرم کی چادر میں لپٹے نظر آتے تھے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر اور بے شمار حمد کرنی چاہیئے کہ اس نے ہماری ناچیز قربانی اور حقیر کوششوں کو شرفِ قبولیت بخشا ہے لہٰذا مَیں آپ سب احمدی مستورات کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اِس دعا کے ساتھ کہ اللہ آئندہ بھی آپ کو بے نظیر قربانیوں کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ اور جب بھی اسلام کی خاطر قربانی پیش کرنے کی ضرورت ہو تو آپ کسی نوع کی قربانی سے بھی دریغ نہ کریں ہمیں عاجزی تواضع اور انکساری کے مقام کو ہرگز ترک نہیں کرنا چاہیئے اور یہ بھولنا نہیں چاہیئے کہ ہم میں نہ کوئی علم ہے نہ خوبی ہے اور نہ کوئی مہارت اور مقبولیت ہے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی ہماری نااہلی کے باوجود محض اپنے فضل سے ہمیں نوازتا ہے اور مقامِ عزت عطا کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرلیتا ہے اور اپنے ربّ کے پیار جیسی نعمت کو پالیتا ہے وہ دنیا کی تمام نعمتوں کو پرے پھینک دیتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں۔

حضور نے فرمایا۔ جب مَیں نے سفرِ یورپ کا ارادہ کیا تو اُس وقت ایک تو زمانہ کی ضرورت جو میرے پیشِ نظر تھی۔ دوسرے احمدی مستورات کی قربانیوں کی مظہر مسجد تھی جس کا افتتاح میرے مدِنظر تھا لیکن جب مَیں یہ دیکھتا کہ مَیں ایک ناچیز بندہ ہوں اور کم مایہ ہوں تو نہ صرف مَیں نے خود کثرت سے دعا کی بلکہ ساری جماعت سے دعا کی درخواست کی۔ اللہ تعالیٰ نے اِن دعاؤں کو قبولیت عطا فرمائی اور مَیں نے اس کی محبت کا ایسا جلوہ دیکھا جس کا سرور آج بھی میرا دل محسوس کر رہا ہے اور یہ سرور ہمیشہ قائم رہے گا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم میں اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کے نورانی الفاظ سب سے نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ جب یہ الفاظ میرے سامنے آئے تو مَیں نے یہ سمجھ لیا کہ اگرچہ مَیں ایک ناچیز بندہ ہوں لیکن جس ہستی سے میرا تعلق ہے وہ تو قادرِ مطلق ہے اس نے مجھ سے وعدہ کر لیا کہ اِس سفر میں وہ میری تائید و نصرت کرے گا۔ لہٰذا مَیں نے خدا کے فضل اور برکتوں کے وعدے کے ساتھ اِس سفر کا ارادہ کیا لیکن خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم جس کثرت کے ساتھ نازل ہوئے وہ میرے تصور سے بالا تھے۔ اس سفر کے دوران مَیں نے جماعتِ احمدیہ کے فدائی اور مخلص احباب کی عقیدت کو دیکھا۔ نیز اِس الٰہی تصرّف کا نظارہ بھی کیا کہ دشمنانِ اسلام نے میری باتوں کو شوق اور توجہ سے سُنا اور اگرچہ یہ تمام باتیں ان کے عقائد کے خلاف تھیں لیکن انہوں نے بڑی فراخدلی کے ساتھ اپنے اخباروں میں انہیں نمایاں جگہ دی کروڑوں انسانوں نے اپنے کانوں سے میری آواز کو سُنا اور میری صورت کو دیکھا۔ اگر ہم کروڑوں روپے بھی خرچ کرتے تو اشاعتِ اسلام کا اس قدر کام نہ ہوسکتا جو اِس سفر میں باحسن و خوبی انجام پذیر ہوا۔ اس سفر میں اللہ تعالیٰ کے فضل کا یہ عظیم الشان نشان دیکھ کر اگر ہم اپنا سارا مال اور اپنے جذبات اور عزتوں کا ہر پہلو بھی خرچ کر دیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں ہوسکتا۔ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہیئے اور آئندہ

اپنی نسلوں کے دلوں میں بھی محبتِ الٰہی کا جذبہ راسخ کرنا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کے انعام کے مقابلہ میں ہماری قربانیاں ہیچ ہیں۔ کوپن ہیگن میں مجھ سے سوال کیا گیا کہ جماعتِ احمدیہ میں آپ کا مقام کیا ہے؟ تو مَیں نے جواب دیا کہ جماعتِ احمدیہ اور مَیں دونوں ایک ہیں اور جب دونوں ایک ہیں تو کسی الگ مقام کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ خدا کے پیارے بندوں کی جماعت میں اگرچہ جسم مختلف ہوتے ہیں لیکن دل ایک ہوتے ہیں ان میں کوئی انتشار اور اختلاف نہیں ہوتا۔ ہم سب خدا کے فضل سے ایک ہیں۔ جب مَیں خدائے تعالےٰ کے انعام و اکرام کو بارش کے قطروں کی طرح نازل ہوتے دیکھتا تو مَیں کہتا کہ اے خدا یہ فضل تو نے مجھ پر نہیں بلکہ ساری جماعت پر نازل فرمائے ہیں۔ کیونکہ جماعت کے جملہ افراد اور خلیفۂ وقت اسلام ہی کے غلبہ کے لئے کوشاں ہیں۔ جب ایسا اتحاد اپنے کمال کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ تعالےٰ اپنے فضل اور رحم کو کثرت سے نازل فرماتا ہے۔

حضور نے فرمایا نفاق کی وجہ سے قوم پر اللہ تعالےٰ کے فضل کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ اور جب کوئی قوم محض اپنے نفاق کی وجہ سے اللہ تعالےٰ کے فضل سے محروم ہو جاتی ہے تو اللہ تعالےٰ ایک دوسری قوم لے آتا ہے جو متحد ہو کر ایثار و قربانی کرسکے۔ سو نفاق سے بچنا چاہیئے کیونکہ نفاق ایک شیطانی حملہ ہے۔ اور اگر شیطان اپنے حملہ میں کامیاب ہو جائے تو آسمانوں کا ربّ یہ کہتا ہے کہ اب میرا فضل بھی تم پر ختم ہو جائے گا۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ہر آزمائش سے محفوظ رکھے اور خدا نہ کرے کہ اس کے پیار کی نگاہ بدل جائے۔ یہ وہ خوف ہے جو ہر مومن کے دل میں ہونا چاہیئے خدائے تعالےٰ رحیم و کریم ہے ہمیں امید ہے کہ وہ آئندہ بھی ہمیں اپنے فضل اور رحم سے نوازے گا۔ آپ اپنے بچوں کی اِس رنگ میں تربیت کریں کہ وہ نفاق سے بچیں اور شیطانی حملوں کو کامیاب نہ ہونے دیں۔ ہر احمدی کا اپنے ربّ سے زندہ تعلق پیدا ہونا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا۔ کوپن ہیگن کی مسجد کو مسجد نصرتِ جہاں کا نام خدائی مشیت کے مطابق دیا گیا ہے جو اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جماعتِ احمدیہ کی مستورات کی قربانیوں کو قبول فرمایا ہے مگر اِس بے پایاں فضل کے بعد آپ کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہیئے اور ہر لمحہ مزید قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

اجلاس کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور دیگر معزز مہمانوں کی خدمت میں عصرانہ پیش کیا گیا۔ مستورات اور ناصرات الاحمدیہ کی بچیوں کے لئے بڑی عمدگی سے لجنہ اماء اللہ ہال سے ملحق میدان میں کیا گیا تھا۔

بشریٰ بشیر ایم۔ اے
جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

درخواستِ دعا

میری اہلیہ صاحبہ بعارضہ کینسر جگر بیمار ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ اپنے سب بھائیوں اور بہنوں سے ان کی شفایابی کے لئے دعا کا خواستگار ہوں۔

(سردار) مصباح الدین

ہے خدا ناصر ہمارا، ناصرِ دیں راہنما

آ رہی ہے دوستو عرشِ بریں سے یہ صدا
"تشنہ روحوں کو پلا دو شربتِ وصل و لقا"

تو نے سارے ماسوا کا توڑ ڈالا ہے طلسم
اُٹھ رہی ہے یورپی بتخانوں سے آوازِ لا

بے تصیبو جس کا اب تک کر رہے ہو انتظار
وہ پیامِ حق سُنا کے کب کا یاں سے جا چکا

حضرت احمدؑ کے در سے فیض پا کر دوستو
شاہ بھی دنیا کے آتے ہیں نظر مجھ کو گدا

کِس کی جُرأت ہے کہ ڈالے اس طرف ٹیڑھی نظر
ہے خدا ناصر ہمارا، ناصرِ دیں راہنما

(محمد اسلم خالد۔ ربوہ)

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ۱۹۶۷ء

(حضرت سیّدہ اُمّ متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا دسواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالےٰ ۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر کو منعقد ہو گا۔ مالی لحاظ سے بجٹ پر ساڑھے دس ماہ گزر چکے ہیں۔ لجنہ اماء اللہ کے ممبری چندہ۔ ناصرات الاحمدیہ کے چندہ اور سالانہ اجتماع کے چندہ میں بجٹ سے بہت زیادہ کمی ہے۔ ہماری ممبرات اور عہدیداران کے لئے بہت فکر کا مقام ہے۔ اگر آمد کا یہی سلسلہ رہا تو بجٹ پورا کرنا مشکل ہو جائے گا۔ مَیں اس اعلان کے ذریعہ تمام عہدہ داران کو توجہ دلاتی ہوں کہ وہ چندہ ممبری لجنہ۔ ناصرات الاحمدیہ۔ اور چندہ سالانہ اجتماع کی طرف خصوصی توجہ دیں تاکہ ہمارا بجٹ پورا ہو جائے۔ ہر سال سالانہ اجتماع کے اخراجات بڑھتے جا رہے ہیں۔ سالانہ اجتماع کا چندہ بھی صرف آٹھ آنے سالانہ فی عورت مقرر ہے جو بہت ہی کم ہے آمد کی کمی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ بہت سی لجنات سے گزشتہ دس ماہ میں ایک پیسہ بھی آمد نہیں ہوئی۔ یہ امر ایک زندہ قوم کی خواتین کی شان کے خلاف ہے۔ وہ خود ایک بجٹ اپنے کاموں کے لئے اپنی شوریٰ میں تجویز کریں اور دوران سال اس کو مکمل نہ کر سکیں۔

پس مَیں تمام عہدیداران کو توجہ دلاتی ہوں کہ ۳۰ ستمبر سے قبل چندہ ممبری لجنہ۔ ناصرات اور اجتماع کے چندے بھجوا دیں۔ چندہ سالانہ اجتماع ہر ممبر لجنہ سے لینا لازمی ہے اور ضروری ہے۔

ضروری نوٹ:-

(۱) امسال لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ کے لئے تجاویز جلد از جلد مرکز میں پہنچ جانا چاہئیں۔ ۳۰ ستمبر کے بعد آنے والی تجاویز ایجنڈے میں شامل نہیں کی جائیں گی۔

(۲) اپنی اپنی سالانہ رپورٹوں کی دو دو کاپیاں بھجوائیں۔

بھائی محمد رمضان صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب)

انسانی زندگی دائمی ہے۔ موت کے ساتھ اس کی شکل تبدیل ہوتی ہے زندگی ختم نہیں ہوتی۔ اس جہان کی زندگی اگلے جہان کی زندگی کے لئے بطور بیج کے ہے اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ مشہور حدیث ہے۔ اِس جہان سے جانے والے انسان کا ایک اثر اس دنیا میں جو باقی رہ جاتا ہے نیک باتیں اس کی بہترین یاد ہوتی ہیں۔

بھائی محمد رمضان صاحب خادم مرحوم ایک زندہ دل ساتھی تھے۔ چند سال سے میرا دستور ہے کہ نمازِ فجر کے بعد محلہ دارالرحمت وسطی اور دارالرحمت غربی کی مسجدوں میں مقررہ ایام میں درس حدیث نبویؐ کے بعد سیر کے لئے جاتا ہوں۔ چند بے تکلف احباب کی رفاقت ہوتی ہے۔ دارالرحمت غربی سے مرحوم محمد رمضان صاحب بیماری سے پہلے تک ساتھ جایا کرتے تھے۔ ان کی گفتگو اکثر مزاحیہ ہوتی تھی طبیعت میں خوب جولانی تھی۔ ان کی وجہ سے سیر کا لطف دوچند ہو جاتا تھا۔ مرحوم میں تواضع و فروتنی کے ساتھ ساتھ عزتِ نفس کا مومنانہ جذبہ بھی خوب تھا۔ سلسلہ کے لئے بڑی غیرت رکھتے تھے۔ تبلیغ کا شوق فطری تھا، جوانی کے ایام سے تبلیغ کرتے رہے تھے اور اپنے پرانے واقعات خوب مزے لے کر سُنایا کرتے تھے۔ دعوتوں کے موقعہ پر کھانا پکانے اور ترتیب سے تقسیم کرنے کا انہیں بہت سلیقہ تھا۔ دیہاتی ماحول سے بہت مناسبت رکھتے تھے لیکن طبیعت کے پیشِ نظر بڑی سے بڑی مجلس میں بھی اپنی جگہ بنا لیتے تھے۔ ان کا سلوک اپنے گھر والوں سے قابلِ تعریف تھا۔ ظرافت کا بہت غلبہ تھا۔ انصارِ دین سے انہیں بہت الفت تھی۔ بیماری کے لمبا ہونے کے باوجود صبر و حوصلہ سے اسے برداشت کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک لیکچر کے متعلق ایک غیر احمدی نوجوان کے قلبی تاثرات

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے اپنے سفرِ یورپ کے دوران ساؤتھ آل (انگلستان) میں سہ پہر کو ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا تھا جس میں حضور نے انگلستان میں مقیم احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں کو اس امر کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی کہ "آج دنیا نمونہ کی محتاج ہے اسلام کی سب سے بڑی تبلیغ یہی ہے کہ دنیا کے سامنے اس کا عملی نمونہ پیش کیا جائے نیز ارشاد فرمایا کہ اگر آپ اسلامی تعلیم پر عمل کریں گے تو اس ملک میں آپ لوگ اسلام کے سب سے بڑے مبلغ قرار پائیں گے۔"

(الفضل ۸ اگست ۱۹۶۷ء)

جماعت احمدیہ ساؤتھ آل کے اس عظیم الشان اجتماع میں احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی بلکہ غیر مسلم اصحاب بھی موجود تھے جو حضور کے خطاب سے بہت متاثر ہوئے اس حقیقت کا کسی قدر اندازہ لگانے کے لئے ذیل میں ایک غیر احمدی پاکستانی نوجوان محمد صابر صاحب کے ایک مکتوب کا اقتباس درج ... کیا جاتا ہے۔ یہ مکتوب انہوں نے لنڈن سے یکم اگست ۱۹۶۷ء کو اپنے ایک احمدی دوست رشید احمد صاحب کو لکھا تھا وہ لکھتے ہیں:-

"میرے دوست خورشید کے ایک رشتے کے ماموں ہیں وہ بھی لنڈن میں مقیم ہیں عرصہ پانچ سال سے وہ احمدی ہیں۔ اتوار کو اکثر ان کے گھر چلے جاتے ہیں پچھلے ہفتہ مورخہ ۲۹/۷ کو انہوں نے ہم کو دعوت نامہ بھیجا کہ جماعت احمدیہ کے ... حضرت ناصر صاحب آئے ہوئے ہیں۔ ان کی تقریر تھی شام ۵½ بجے۔ ہم دونوں بھی گئے۔ حضرت صاحب پورے ۵½ بجے تشریف لے آئے کافی لوگ تھے۔ مسلمانوں کے علاوہ سکھ ہندو اور گورے بھی تھے تقریباً ½ گھنٹہ انہوں نے تقریر فرمائی موضوع یہ تھا کہ مسلمانوں کو دوسرے مذہبوں کے لئے نمونہ بن کر رہنا چاہیئے تاکہ وہ متاثر ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو جائیں۔ بڑا لطف اندوز ہوا ان کی تقریر سن کر۔

اس کے بعد سب لوگ مصافحہ کے لئے گئے۔ سب کے آخیر میں میں بھی گیا ان سے مصافحہ کیا دو چار باتیں کیں ان سے دعا کے لئے درخواست کی۔"

حضرت میاں عبدالرشید صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکرِ خیر

(مکرم حافظ مبین الحق صاحب شمس راولپنڈی ...)

اخبار الفضل ۹ ستمبر میں یہ خبر پڑھ کر از حد قلق اور صدمہ ہوا۔ کہ حضرت میاں عبدالرشید صاحب آف لاہور ریٹائرڈ چیف ڈرافٹسمین مورخہ ۷ ستمبر کو لاہور میں وفات پا گئے ۸ ستمبر کو ان کی نعش ربوہ لائی گئی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کا جنازہ پڑھا اور مقبرہ بہشتی میں صحابہ کے قطعہ میں دفن کئے گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت میاں عبدالرشید صاحب رضی اللہ عنہ لاہور کے مشہور و معروف۔ مخلص اور فدائی احمدیت خاندان المعروف "میاں فیملی" کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کے والد بزرگوار حضرت میاں چراغ دین صاحب رضی اللہ عنہ رئیس لاہور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاص فدائیوں میں تھے آپ نہایت حلیم الطبع منکسر المزاج نیک طینت اور پاکباز انسان تھے۔

حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ میرا تعلق امرتسر میں تقریباً پندرہ سال تک رہا۔ میں نے ان کو بہت ہی قریب سے دیکھا ہے۔ ان کے حسن سلوک۔ محبت شفقت۔ بلند اخلاق اور انسانی ہمدردی نے میرے دل پر نہ مٹنے والے نقوش چھوڑے ہیں ایک فرشتہ خصلت انسان تھے نہایت سادہ طبیعت پائی تھی۔ اور سادہ زندگی بسر کرتے تھے عوام سے ہمدردی اور غیر مسلموں سے حسنِ سلوک کرنا آپ کا خاصہ تھا نماز روزہ کی خاص پابندی کرتے تھے اور دوسروں کو بھی تلقین فرماتے تھے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے خاص اخلاص تھا اور والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تو خاص عشق تھا اور حضور کو بھی ان سے دلی محبت تھی۔ ایکدفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں میرے متعلق بطور سفارش کے اپنے خط میں تحریر فرمایا۔ کہ "میرا دل چاہتا ہے۔ کہ آپ اسے دل لگا کر ڈرافٹسمین کا کام سکھا دیں اور کسی جگہ پر کام لگانے کی کوشش کریں میں یہ چند سطور سفارشاً لکھتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ آپ نہایت اخلاص اور محبت سے اس کام کو کریں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء"

حضور کا یہ خط لیکر جب میں حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو وہ خود بھی اور گھر کے تمام افراد بھی حضور کے اس خط کو پڑھ کر بہت خوش ہوئے۔ حضرت میاں صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ آپ میرے ہاں رہیں اور یہیں ہی کھانا کھا دیں۔ میں آپ کو کام سکھلاؤں گا۔

حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ نے حضور کے اس فرمان کی پوری پوری تعمیل کی اور مجھے نہایت محبت اور اخلاص کے ساتھ کام سکھلایا۔ اور پھر مجھکو میونسپل کمیٹی میں بطور ڈرافٹسمین کے ملازم بھی کروا دیا اور اس طرح حضور کے ارشاد کو اتنا خوش اسلوبی سے نبھایا کہ دل کی گہرائیوں سے ان کے حق میں دعا نکلتی ہے۔ جزاھم اللہ خیراً فی الآخرۃ

امرتسر میں جماعتی نظام کے ماتحت ہر اتوار کو تبلیغی وفود امرتسر کے قرب و جوار کے دیہات میں جایا کرتے تھے۔ ان میں حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ بھی باقاعدگی کے ساتھ شامل ہوا کرتے تھے میں ہمیشہ ان کے وفد میں شامل ہوتا تھا

حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں بچوں کی تربیت کا خاص خیال رکھتے تھے۔ جس کی وجہ سے وہ پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ اور انکو ان باقاعدگی سے کتب حضرت مسیح موعود و کلام پاک کی تلاوت کا شوق تھا۔ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنی دفتری زندگی میں بھی اپنا خاص مقام پیدا کیا ہوا تھا اور کافی مقبول تھے اپنے حسنِ اخلاق۔ خوش خلقی اور بنی نوع انسان سے ہمدردی کا وہ نمونہ پیش فرمایا۔ کہ افسر اعلیٰ سے لیکر ادنیٰ چپڑاسی تک آپکا مداح نظر آتا تھا۔ اور آپ سے خاص انس اور محبت رکھتا تھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت میاں صاحب پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔ ان کے درجات کو بلند سے بلند تر فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے جملہ پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین۔

قائدین متوجہ ہوں۔ ۱۵ ستمبر تک شوریٰ خدام الاحمدیہ کے لئے تجاویز بھجوائیں (قائمقام معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں جماعت احمدیہ انگلستان کا حصہ

پندرہ ہزار پونڈ سے زائد کے وعدے موصول ہو چکے ہیں

خدا تعالےٰ کی توفیق سے بیرون پاکستان کی احمدیہ جماعتیں بھی فضل عمر فاؤنڈیشن کے مد میں بڑھ چڑھ کر وعدے پیش کر رہی ہیں۔ جماعت احمدیہ انگلستان نے گذشتہ دو ڈھائی ماہ میں خصوصی توجہ دی ہے محترم حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے جو آجکل وہاں مقیم ہیں فاؤنڈیشن کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے بہت کوشش کی ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے اور ان سب بہنوں بھائیوں اور عزیزوں کو اپنی برکات سے نوازے جنہوں نے حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی یاد میں قائم کردہ فنڈ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے دَور خلافت کی پہلی عظیم مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ قبل ازیں اخبار الفضل میں انگلستان کے احمدی احباب کے موصول شدہ وعدوں کی فہرست شائع کی جا چکی ہیں۔ اب تازہ فہرست جو مکرم خالد اعزاز صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن نے لندن سے بھجوائی ہیں اس میں سے نئے وعدہ کرنے والے احباب و خواتین کی فہرست دعا کی خصوصی تحریک کے ساتھ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ اس وقت تک اس تازہ فہرست کو شامل کر کے کل وعدے انگلستان کے احمدی احباب کی طرف سے پندرہ ہزار آٹھ سو اکتیس پونڈ دس شلنگ موصول ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ۔

ادارہ فاؤنڈیشن کی اطلاع اور جائزہ کے مطابق انگلستان کے احمدی احباب کی ابھی بڑی بھاری تعداد ایسی ہے جو اس تحریک میں معقول حصہ لے سکتی ہے اللہ تعالےٰ انہیں بھی بشاشتِ قلبی کے ساتھ اس میں حصہ لینے کی توفیق دے۔ آمین

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

۱۔ کمال الدین صاحب امینی ۱۰۰ پونڈ
۲۔ حکیم الدین صاحب امینی ۱۰۰
۳۔ صلاح الدین صاحب امینی ۱۰۰
۴۔ گلزار احمد دین محمد صاحب ۴۰
۵۔ بشیر احمد صاحب ۳۰
۶۔ شمس الدین صاحب ۳۰
۷۔ غلام محمد صاحب محمد اشرف صاحب ۱۵
۸۔ محمد علی صاحب ۱۰/-
۹۔ غلام محمد صاحب ۱۰/-
۱۰۔ شمس الدین صاحب ۲۰/-
۱۱۔ عبد الحق صاحب مع اہل و عیال ۳۰
۱۲۔ ضیاء الدین صاحب ۵
۱۳۔ اقبال الدین صاحب امینی ۵
۱۴۔ از طرف بشیر احمد صاحب مرحوم ۱۰
۱۵۔ مرزا اسلم صاحب ۵۰
۱۶۔ چوہدری نصرت اللہ صاحب ناصر ۱۰۰
۱۷۔ فقیر محمد پرویز صاحب ۴۰
۱۸۔ از طرف دادا جان صوبیدار کرم دین صاحب ۲۵
۱۹۔ " والدہ صاحبہ " ۲۵
۲۰۔ محمد عبد الرشید صاحب ۴۰
۲۱۔ از طرف والد صاحب " " ۱۵
۲۲۔ از طرف دادا جان " " ۱۰
۲۳۔ ڈاکٹر داؤد بشارت اکبر صاحب ۳۰
۲۴۔ " " برائے والدہ صاحبہ ۲۰
۲۵۔ از طرف ڈاکٹر عبد الکریم صاحب مرحوم بذریعہ صوبیدار کرم دین صاحب ۲۵
۲۶۔ ناصر اقبال صاحب ۵
۲۷۔ سلیمان خان ۱۰
۲۸۔ شیخ رشید احمد صاحب ۱۰
۲۹۔ حمید اللہ صاحب ۱۰
۳۰۔ داؤد احمد صاحب ۲۵
۳۱۔ مبشر احمد صاحب ۶۰
۳۲۔ خلیل احمد صاحب رستم ۳۰
۳۳۔ محمد الیاس صاحب چیمہ ۲۵
۳۴۔ گلشن محمود صاحب ۵
۳۵۔ خواجہ محمد شریف صاحب ۲۰
۳۶۔ محمد شمیم بیگ صاحب ۱۰
۳۷۔ مرزا محمد سلیم صاحب ۵۱
۳۸۔ [illegible] ۳۰
۳۹۔ میر انصار احمد صاحب ۱۰۰
۴۰۔ چوہدری اعجاز احمد صاحب ۳۸
۴۱۔ عبد الرشید صاحب ۳۰
۴۲۔ عبد الحکیم صاحب ۳۰
۴۳۔ قریشی ضیاء الحق صاحب ۵۰
۴۴۔ مرزا عبد الرحیم انور ۵۰
۴۵۔ رشید احمد صاحب ۱۵
۴۶۔ سید محمود احمد صاحب ۱۵
۴۷۔ حشمت اللہ صاحب ۵
۴۸۔ ارشد صاحب ۵۰
۴۹۔ کیفی صاحب ۵۰
۵۰۔ احمد علی صاحب ۲۷
۵۱۔ سہراب رانا صاحب ۵۰
۵۲۔ چوہدری رشید احمد صاحب ۷۶
۵۳۔ مرزا بشیر احمد صاحب ۳۰
۵۴۔ بشیر احمد صاحب ۲۷
۵۵۔ شیخ محمد سلیم صاحب ۲۵
۵۶۔ ملک صاحب ۱۰
۵۷۔ محمد احمد صاحب ۶۰
۵۸۔ منور احمد صاحب نون ۱۰
۵۹۔ مبارک احمد صاحب ۱۰
۶۰۔ ظفر محمود صاحب ۱۵
۶۱۔ چوہدری بشارت احمد صاحب ۶۰
۶۲۔ شیخ منصور احمد صاحب ۱۰
۶۳۔ مرزا سلطان احمد صاحب ۶۰
۶۴۔ مطیع الرحمان صاحب ۴۰
۶۵۔ منیر احمد صاحب ۲۵
۶۶۔ ریاست علی صاحب ۶۰
۶۷۔ مرزا عبد الوحید صاحب ۵۰
۶۸۔ عبد الشکور صاحب ۴۰
۶۹۔ شیخ رشید احمد صاحب ۶۰
۷۰۔ مرزا منیر احمد صاحب ۶۰
۷۱۔ اعجاز احمد صاحب ۲۱
۷۲۔ نواب دین صاحب ۱۰۰
۷۳۔ ڈاکٹر قریشی لطیف صاحب ۱۵۰
۷۴۔ ایضاً " " " ۱۰
۷۵۔ مجید خان صاحب " ۱۳۰
۷۶۔ سمیع اللہ صاحب ۱۲۰
۷۷۔ کریم اللہ صاحب ۱۲۰
۷۸۔ مطیع اللہ صاحب ۱۲۰
۷۹۔ عطاء اللہ صاحب ۶۰
۸۰۔ چوہدری منصور احمد صاحب ۲۵
۸۱۔ بشیر احمد صاحب ۶۶
۸۲۔ ایم عبد اللہ صاحب ۶۰
۸۳۔ میر ضیاء اللہ صاحب ۶۰
۸۴۔ مبارک احمد صاحب ۳۴
۸۵۔ میر انعام اللہ صاحب ۳
۸۶۔ مرزا فصیح احمد صاحب ۳۰
۸۷۔ اللہ دتا صاحب ۶۰
۸۸۔ مولوی رضا اللہ صاحب ۲۴
۸۹۔ گلزار احمد صاحب ۳۰
۹۰۔ بشیر احمد صاحب ۱۸
۹۱۔ شمس الدین صاحب نمبر ۱ ۱۰
۹۲ شمس الدین صاحب نمبر ۲ ۲۰
۹۳ غلام محمد صاحب ۴۰
۹۴ منور احمد صاحب ۲۷
۹۵ جلال الدین صاحب ۱۰
۹۶ ایس ایم احمد صاحب ۴۰
۹۷ مرزا سمیع اللہ صاحب ۴۰
۹۸ عبد الحمید صاحب پراچہ ۳۰
۹۹ نعیم احمد صاحب ۴۰
۱۰۰ نذیر احمد ملک ۳۶
۱۰۱ ذو الفقار احمد صاحب ۱۰۲
۱۰۲ محمد ادریس صاحب چغتائی ۶۰
۱۰۳۔ عبد الواسع آدم صاحب ۶۰۰
۱۰۴۔ ملک نثار احمد صاحب ۸۴
۱۰۵۔ فضل الٰہی صاحب ۷۵
۱۰۶۔ خالد مرزا صاحب ۵۱
۱۰۷۔ سید عبد اللطیف شاہ صاحب ۵۱
۱۰۸۔ عبد الغفور صاحب ۲۴
۱۰۹۔ محمد رفیق صاحب ۵۳
۱۱۰۔ محمد سلیم صاحب ۳۰
۱۱۱۔ محمد حنیف صاحب ۳۰
۱۱۲۔ سمیع اللہ صاحب درد ۳۵
۱۱۳۔ رشید احمد صاحب ۵۰
۱۱۴۔ سلیم نذیر احمد صاحب ۵*
۱۱۵۔ منصور احمد صاحب حیات ۶۰
۱۱۶۔ ابوبکر عثمان ۶۰

(باقی)

تشکر احباب اور درخواست دعا

۱۔ خاکسار ۱۵ مئی سے عارضہ قلب بیمار رہا۔ تین مہینہ سنٹرل گورنمنٹ ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں فرماتے رہتے اور خیریت دریافت فرماتے رہتے۔ حضور کی اس قدر نوازشات توجہ اور دعاؤں نے میری بیماری کے دوران میری ہمت بندھائی اب خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت آرام ہے میں تمام بزرگان سلسلہ کا جنہوں نے صحت کے لئے دعائیں کیں شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین

(خاکسار عبد الحق ورک اسلام آباد)

۲۔ میرے چھوٹے برادران چوہدری عبد الواحد ورک اور چوہدری عبد الغفار ورک کو اللہ تعالےٰ نے فرزند عطا فرمائے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان بچوں کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

عبد الحق ورک اسلام آباد

درخواست دعا

خاکسار کو چند ایک مشکلات درپیش ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

عبد الحق احمدی
صدر گوگیرہ ضلع ساہیوال

قائدین اضلاع و قائدین مجالس کی فوری توجہ کے لئے

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۲۰، ۲۱، ۲۲ اکتوبر ۱۹۶۷ء ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اجتماع میں ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے۔ قائدین اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کے ضلع میں کوئی مجلس ایسی نہ رہے جس کی اجتماع میں نمائندگی نہ ہو اسی طرح تمام قائدین مجالس اس بات کا اہتمام کریں کہ ان کی مجالس کے زیادہ سے زیادہ خدام اس اجتماع میں شامل ہوں۔ کم از کم ایک نمائندہ بہر صورت شامل ہونا چاہیئے جس مجلس کی نمائندگی نہ ہوگی متعلقہ قائد صاحب سے بازپرس کی جائے گی۔

(منتظم دفتر بیرون سالانہ اجتماع ۱۹۶۷ء۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

امتحانات خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مبتدی اور مقتصد کے امتحان ۲۴ ستمبر ۱۹۶۷ء بروز اتوار منعقد ہوں گے۔ تمام مجالس خدام کو اچھی طرح تیاری کرائیں اور کوشش کریں کہ کوئی خادم ایسا نہ رہے جو امتحان میں شریک نہ ہو۔ پہلے دو امتحان اکٹھے بھی دیئے جا سکتے ہیں۔ نصاب کی تفصیل یہ ہے:۔

۱۔ مبتدی:۔ قرآن کریم پہلا پارہ مع ترجمہ ۲۔ حدیث نبراس المومنین
۳۔ کتب سلسلہ کشتی نوح۔ احمدیت کا پیغام۔ کتابچہ عام دینی معلومات۔

۲۔ مقتصد۔ قرآن کریم۔ سورۃ فاتحہ۔ آخری سورۃ آل عمران
۲۔ حدیث: حدیث الاخلاق
۳۔ کتب سلسلہ: فتح اسلام۔ سبز اشتہار۔ ایک غلطی کا ازالہ۔ الوصیت
دعوۃ الامیر۔ عام دینی معلومات۔

۳۔ سابق: ۱۔ ابتداء سے آخر سورۃ کہف تک
۲۔ حدیث:۔ ریاض الصالحین سے چیدہ احادیث "حدیقۃ الصالحین" یہ کتاب دفتر وقف جدید سے مل سکتی ہے۔
۳۔ کتب سلسلہ:۔ نزول المسیح۔ ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی۔ پیغام صلح۔ مسیح ہندوستان میں۔ تذکرۃ الشہادتین۔ چشمہ مسیحی۔ راز حقیقت۔ اسلام میں اختلافات کا آغاز۔ منصب خلافت۔ نظام نو۔ اسلام اور دیگر مذاہب۔ سیرۃ خیر الرسل۔ سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ۔ تین اہم امور۔ کتابچہ عام دینی معلومات۔

نوٹ: تمام خدام یہ نصاب اپنے پاس نوٹ کر لیں اور اس کے مطابق تیاری کریں۔ امتحان ۲۴ ستمبر کو ہوگا۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

فوری ضرورت ہے

بہشتی مقبرہ ربوہ کے لئے بطور نگران ایک ایسے مستعد اور جوان ہمت مخلص احمدی کارکن کی ضرورت ہے۔ جو محکمہ پولیس یا ملٹری سے پنشن یافتہ ہو۔ اور سلسلہ کی خدمت کا شوق اور جذبہ رکھتا ہو۔ عمر پچاس سال یا اس سے کچھ کم ہو۔ الاؤنس فی الحال -/۷۵ روپے ماہوار بالمقطع ہوگا۔

درخواستیں بنام سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق و سفارش کے ساتھ ۳۰ ستمبر تک پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواستوں میں مندرجہ ذیل امور کا ذکر ضروری ہے۔

۱۔ نام مع ولدیت و قومیت اور مکمل پتہ۔ ۲۔ عمر۔ ۳۔ صحت کیسی ہے ۴۔ کس محکمہ سے پنشن یافتہ ہے۔ پولیس سے یا ملٹری سے ۵۔ ماہوار پنشن کتنی ملتی ہے ۶۔ کیا پنشن کے علاوہ کوئی اور ذریعہ آمد بھی ہے اگر ہے تو وہ کیا ہے اور اس ذریعہ سے ماہوار یا سالانہ آمد کس قدر ہے۔ ۷۔ ربوہ میں رہائش کا کیا انتظام ہوگا۔ (۸) معمولی نوشت و خواند کر سکتے ہیں۔ یا نہیں۔

نوٹ: درخواستیں ہر لحاظ سے مکمل ہوں۔ نامکمل درخواستیں زیر غور نہیں لائی جائیں گی

سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ

قرب الٰہی حاصل کرنے کا زرّیں موقع

(ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے قرب میں بڑھنے کا تحریک جدید کے ذریعے جو موقع عطا فرمایا ہے۔ اس کو ضائع مت کرو۔ آگے بڑھو اور خدا تعالیٰ کے بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان و مال کی پرواہ نہیں کیا کرتے۔ اپنا سب کچھ قربان کر دو اور دنیا کو یہ نظارہ دکھا دو کہ بے شک دنیا میں دنیاوی کامیابیوں اور عزتوں کے لئے قربانی کرنے والے لوگ پائے جاتے ہیں۔ مگر محض خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے والی جماعت آج دنیا کے پردہ پر سوائے جماعت احمدیہ کے اور کوئی نہیں اور وہ اس قربانی میں ایسا امتیازی رنگ رکھتی ہے جس کی مثال دنیا کی اور کوئی قوم پیش نہیں کر سکتی۔ یاد رکھو تحریک جدید اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔"

اس ارشاد کے پیش نظر تحریک جدید کے وعدوں کی بروقت ادائیگی کی اہمیت آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ پس اس بارہ میں اپنا۔ اپنے گھر اور اپنے ماحول کا محاسبہ کیجئے۔ اور اپنے اخلاص و عمل کا ثبوت بہم پہنچایئے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تعمیر مساجد میں حصّہ لینے والی بہنوں کے لئے خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۱۳ اگست ۱۹۶۷ء تک تعمیر مساجد کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی فرمانے والی بہنوں کے اسمائے گرامی بغرض دعا و منظوری نیز ان احباب کے نام جو چندہ کی فراہمی کے لئے کوشش فرماتے ہیں پیش کئے گئے۔ اس فہرست کے ہمراہ وعدہ جات اور وصولی کا ایک گوشوارہ بھی پیش کیا گیا جس کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ملاحظہ فرما کر اظہار خوشنودی کرتے ہوئے فرمایا۔

"الحمد للہ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء"

اللہ تعالیٰ ہماری سب بہنوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور انہیں زیادہ سے زیادہ قربانیوں اور خدمت دین کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

تجاویز برائے شوریٰ انصار اللہ

امسال شوریٰ انصار اللہ انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۷، ۲۸ اکتوبر بعد نماز جمعہ ربوہ میں منعقد ہوگی۔ شوریٰ انصار اللہ میں اپنے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے مجلس کی ترقی اور کام کو بہتر رنگ میں چلانے کے لئے غور و فکر کیا جاتا ہے اور اراکین کا فرض ہے کہ مجلس کی ترقی کے لئے تجاویز سوچیں اور اگر کوئی ٹھوس اور تعمیری تجویز ان کے ذہن میں آئے تو اسے اپنی مجلس کے زعیم / زعیم اعلیٰ صاحب کی خدمت میں پیش کر دیں۔ وہ اس تجویز یا تجاویز کو مجلس عاملہ میں پیش کریں گے۔ مجلس عاملہ جن تجاویز کو منظور کرے ان کو معین الفاظ میں لکھ کر مرکز میں بھجوایا جائے۔ ان تجاویز کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر رکھی گئی ہے چونکہ ایجنڈا تیار کر کے شوریٰ سے کافی پہلے غور کے لئے مجالس کو بھجوانا ہوتا ہے اس لئے ۳۰ ستمبر کے بعد آنے والی تجاویز پر قلت وقت کی وجہ سے غور نہیں ہو سکے گا۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

شجرکاری۔ انصار اللہ

انصار اللہ کے سب عہدیداران اور اراکین کی خدمت میں بذریعہ اعلانات درخواست کی گئی تھی کہ وہ گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی شجرکاری کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ فرمائیں۔ عنداللہ ماجور ہوں گے اس سلسلہ میں رپورٹوں کا ابھی انتظار ہے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ کس مجلس یا دوست کو اس ملکی اور ملّی خدمت کی کس قدر توفیق نصیب ہوئی۔

(نائب قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں رسول کریمؐ نے بنی نوع انسان پر احسان نہ فرمایا ہو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر لحاظ سے صفتِ ربّ العالمین کے مظہر ہونے کا ثبوت دیا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ یہ واضح کرتے ہوئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صفاتِ الٰہیہ کے مظہر اتم تھے فرماتے ہیں:-

"عورتوں کے حقوق کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس قدر خیال رکھا کہ فرمایا

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ

کہ جس طرح عورتوں پر مردوں کے حقوق ہیں اسی طرح عورتوں کے بھی بہت سے حقوق ہیں جو مردوں کو ادا کرنے چاہئیں۔ پھر ہر شعبۂ زندگی میں عورت کی ترقی کے راستے آپ نے کھول دیے اسے جائداد کا مالک قرار دیا۔ اس کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھا اس کی تعلیم کی نگہداشت کی۔ اس کی تربیت کا حکم دیا اور پھر فیصلہ فرما دیا کہ جس طرح جنت میں مرد کے لئے ترقیات کے غیر متناہی مراتب ہیں اسی طرح عورتوں کے لئے بھی ترقیات کے غیر متناہی دروازے کھلے ہیں۔

پھر انسانوں میں قوموں مذہبوں اور حکومتوں کے تفاوت کی وجہ سے اختلاف ہوتا ہے اور اس اختلاف کے نتیجہ میں کئی دفعہ لڑائیاں ہو جاتی ہیں۔ مگر جہاں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہوتی ہے جہاں کوئی انسان کسی کی پرواہ نہیں کرتا۔ وہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ آواز بلند ہوتی ہے کہ دیکھنا ان کفار میں سے کسی عورت کو نہ مارنا۔ کسی بچے کو نہ مارنا۔ کسی پنڈت یا پادری یا راہب کو قتل نہ کرنا۔ باغات نہ جلانا۔ معبد نہ گرانا۔ پھلدار درخت نہ کاٹنا جھوٹ اور فریب کا حربہ نہ لینا۔ کسی شخص کو قتل نہ کرنا جس نے تمہارے سامنے ہتھیار ڈال دیے ہوں۔ زخمی کو نہ مارنا۔ کسی کو آگ سے عذاب نہ دینا کفار کا مثلہ نہ کرنا۔ گویا تمثیلی زبان میں اگر ہم ان ہدایات کو بیان کریں تو اس کا نقشہ یوں کھینچا جا سکتا ہے کہ مسلمان ایک لمبے عرصہ تک کفار کے مظالم برداشت کرنے کے بعد جب تلواریں سونت سونت کر کفار پر حملہ آور ہوئے تو وہی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو مسلمانوں کو کفار سے لڑا رہے تھے۔ کیا دکھائی دیتا ہے دشمنوں کے آگے بھی کھڑے ہیں اور مسلمانوں سے کہہ رہے ہیں کہ ان پر یہ سختی نہ کرو۔ وہ سختی نہ کرو۔ گویا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صرف مسلمانوں کے لشکر ہی کی کمان نہیں کر رہے تھے بلکہ آپ کفار کے لشکر کی بھی کمان کر رہے تھے اور انہیں بھی مسلمانوں کے حملہ سے بچا رہے تھے۔ پس لڑائیوں میں بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صفت رب العالمین کے مظہر ہونے کا ثبوت نظر آ رہا ہے۔

پھر غلاموں پر بھی آپ نے احسان کیا اور فرمایا کہ جو شخص کسی غلام کو مارتا ہے وہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور اس کا فدیہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کر دے۔ آپ نے فرمایا اپنے غلام سے وہ کام نہ لو جو وہ نہیں کر سکتا اور اگر زیادہ کام ہو تو خود ساتھ لگ کر کام کراؤ اور اگر تم اس کے لئے تیار نہیں تو تمہارا کوئی حق نہیں کہ تم اس سے کام لو۔ اسی طرح اگر غلام کے لئے تمہارے مونہہ سے کوئی گالی نکل جاتی ہے تو تمہارا فرض ہے کہ اسے فوراً آزاد کر دو غرض مزدور اور آقا کے لحاظ سے بھی آپ نے صفت رب العالمین کا مظہر بن کر دنیا کو دکھا دیا۔ آپ نے ایک طرف مزدور کو کہا کہ اے مزدور تو حلال کما اور محنت سے کام کر اور دوسری طرف آقا سے کہا کہ اے محنت لینے والے تو حد سے زیادہ اس سے کام نہ لے اور اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری اُسے دے۔ اسی طرح تجارتوں کے متعلق اور لین دین کے معاملات کے متعلق بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے احکام دیئے بلکہ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کے متعلق واضح ہدایت دے کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی نوع انسان پر احسان نہ فرمایا ہو۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ اول صفحہ ۲۳۷، ۲۳۸)

-ہ-

اخبارِ احمدیہ

خطبہ جمعہ

ربوہ ۱۶ ستمبر۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں نظام وصیت کی اہمیت واضح فرما کر ان احباب کو جنہوں نے ابھی تک وصیت نہیں کی وصیت کر کے اس نہایت بابرکت نظام کے ساتھ منسلک ہونے کی تحریک فرمائی۔ آپ نے فرمایا رسالہ "الوصیت" جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس نظام کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالی ہے احباب کو بار بار پڑھنا چاہیئے۔ جنہوں نے ابھی تک وصیت نہیں کی ان کے لئے اس کا مطالعہ اس لئے ضروری ہے تاکہ انہیں بھی اس نظام کی عظیم الشان برکات سے آگاہ ہونے کے بعد وصیت کرنے کی توفیق ملے اور جو احباب وصیت کر چکے ہیں ان کے لئے اس رسالہ کا بار بار اور بغور مطالعہ اس لئے ضروری ہے تا کہ وہ وصیت کے اہم تقاضوں سے آگاہ ہو کر ان کے مطابق اپنی زندگیاں بسر کر سکیں۔

مبلغ سیرالیون کی تشریف آوری

ربوہ ۱۶ ستمبر۔ مکرم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ انچارج سیرالیون مشن کل مورخہ ۱۷ ستمبر بروز اتوار شام کو ۶ بج کر ۲۰ منٹ پر بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ واپس تشریف لا رہے ہیں۔ مقامی احباب اسٹیشن پر تشریف لا کر اپنے مجاہد بھائی کے استقبال میں شریک ہوں۔ (وکالت تبشیر۔ ربوہ)

خدام ربوہ کا ماہانہ اجلاس

ربوہ ۱۶ ستمبر۔ آج مورخہ ۱۶ ستمبر بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ تمام خدام آج نماز مغرب مسجد مبارک میں ادا کریں تاکہ جلسہ بروقت شروع ہو سکے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ایک خطاب تقریر کا ریکارڈ بھی سنایا جائے گا۔ (معتمد مقامی)

راولپنڈی میں حضور ایدہ اللہ کی مصروفیات (بقیہ صفحہ اوّل)

حضور نے اجتماعی دعا کرائی بعد حضور تھوڑی دیر کے لئے شکر پڑیاں کی پہاڑیوں پر تشریف لے گئے۔ وہاں سے واپس تشریف لا کر حضور نے اسلام آباد میں ہی مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔

کل مورخہ ۱۵ ستمبر کو حضور نے مسجد نور راولپنڈی میں جمعہ اور عصر کی نمازیں پڑھائیں نماز جمعہ سے قبل حضور نے ایک ایمان افروز اور روح پرور خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضور نے سفر یورپ کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی احسانات کا تذکرہ فرماتے ہوئے احباب کو ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ جو اللہ تعالےٰ کے ان فضلوں اور احسانوں کے نتیجہ میں ان پر عائد ہوتی ہیں۔ حضور کا خطبہ سوا گھنٹے سے زائد عرصہ تک جاری رہا۔ جمعہ اور عصر کی نمازوں کے بعد جو حضور نے جمع کر کے پڑھائیں حضور نے تمام احباب کو جو ہزاروں کی تعداد میں تھے ازراہ شفقت شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ حضور کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے ضلع راولپنڈی کی تمام جماعتوں کے علاوہ پشاور، مردان، نوشہرہ، ایبٹ آباد، مانسہرہ، کیمل پور، جہلم، سرگودھا اور بعض دوسری جماعتوں کے احباب بھی کثیر تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے جب تک حضور احباب کو شرف مصافحہ بخشتے رہے حضور کی حرم محترم حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مستورات میں تشریف فرما رہیں۔ آپ نے ان کے ایک غیر معمولی اجلاس کی صدارت بھی فرمائی۔ ۵ بجے شام حضور اپنی قیام گاہ پر واپس تشریف لے گئے۔ جمعہ کی نماز سے پہلے اور اس کے بعد بھی انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ شام کے وقت بعض مزید معززین شہر اور اعلیٰ شخصیات نے حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ مغرب اور عشاء کی نمازیں حضور نے قیام گاہ پر پڑھائیں۔